

أَزْهَارُ الْأَنوارِ

من صبا صلوة الأسرار

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنس (Ridawi Press) نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الْجَزَاء

ازهار الانوار من صبا صلوة الاسرار

(صلوة الاسرار کی باد صبا سے غچوں کے پھول)

(نمازِ غوثیہ متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

شکراللہ یامن بالتوسل الیہ یقفشو تیرا شکر ہے اسے الیسی ذات جس کی طرف و سیلہ پیش
 کرنا سے کثیر گناہ معاف ہوتے ہیں اور تیری حمد ہے
 اسے وہ ذات کہ جس پر توکل سے شکستہ دل ختم ہو جاتی ہے
 اسے اللہ! میں تجویز سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت، سلامتی
 اور برکتیں نازل فرماں پر جو تیری کائنات کا حضراع
 اور تیری غنوق کا طلب اور تیرے حق کے لئے قائم ہو گوں سے
 افضل اور تیری سہولت اور مہربانی لے کر مبسوٹ ہونے
 والے رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین اور ڈرنے والوں
 کے لئے امان اور حاجت مندوں کی سہولت اور نما امید
 ہونے والوں کے لئے بشارت روف، رحیم نبی کرم والے
 سخنی، بلند مرتبہ، بڑے علم والے، غنی، تابدہ، حکمت
 والے، بُردا بار، نیکیوں کو بنانے والے، غلطیوں کو
 مٹانے والے، حاجتوں کو پورا کرنے والے، مرادیں،

بُر لاتے والے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین اور حق کو
نماہر کرنے والے صحابہ اور اس کی پاک ازدواج پر جو
رسنین کی نامیں ہیں اور اس کے کامل، عارف اولیاء مت
ہدایت یافتہ، رہنماء، اس کی امت کے ایمیون پر تھوڑا
ایسی کیتا، منفرد، غوث بزرگی والے، برکت دینے والی
یارش، انعامات دینے والے، محرومون کو بنانے والے،
سلطان والے، سخنیوں کے سخنی، کرمیوں کے کریم، عرب و
عجم کی جائے پناہ، عطیات دینے اور مصیبتوں کو دفع کرنے
والے، قطب رباني، خدائی مدد، بھارتے آقا و مولیٰ
ابو محمد عبد العاد رحمتی حسینی جیلانی پر مدح اللہ عنہم اور جس
کو وہ راضی کرے اور اس کو دونوں جہانوں میں ہمارے
لئے محفوظ خزانہ بنائے آئین آئین، یا رحم الرحمین،
اسرضاہ، وجعل حرز نافی الدارین <http://tiny.cc/meyarw> امین امین،
گواہ ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
خاص بندے اور اس کے خاص رسول ہیں جن کو اس
نے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس پر انہ کی رحمتیں اور سلام
ہو اور ہر اس پر جو اس کا محبوب اور پسندیدہ ہو۔ اما بعد
کامل فاضل، اچھے اخلاق والے، فضائل کے جامن، بڑے
فرز، عظیم شرف والے، مولانا شاہ محمد ابراریم قادری
دراسی حیدر آبادی (اللہ تعالیٰ ان کو صاحب قوت بنا
اور ان کو دشمنوں کے شرے محفوظ فرمائے) نے مجسے
«صلوٰۃ غوثیہ» مبارک پسندیدہ جو کہ بھارتے ہاں صلوٰۃ
الاسرار کے نام سے معروف ہے کی اجازت طلب کی،
یہ صلوٰۃ الاسرار قضائے حاجت اور دفع شر کے لئے بارہ
محیر ہے، انخنوں نے مجھ فیقر، حیر، اپنے نفس پر ظلم

واہب المرادات، صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ الطاہرین، واصحابہ الطاہرین،
وانرواجہ الطیبات امہات المؤمنین،
او اولیاء امته الکاملین العاصمین، وامناء
ملتہ الراشدین الیمشدین، لاسیجا
علی هذالفرد الفرید، الغوث المجید،
الغیث المجید، واہب النعم، سالب
النقم، کاسب العدم، صاحب القدر،
جو دالجود وکرم الکرم، ملاذ العرب و معاذ
العجم، مناج العطايا، مناج الرزايا، القطب
الربانی، الغوث الصمدانی، سیدنا و مولانا ابو محمد عبد
الحسنی الحسینی الجیلانی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
امرضنا، وجعل حرز نافی الدارین <http://tiny.cc/meyarw> امین امین
یا رحم الرحمین، واسہد ان لا اله الا اللہ وحدہ
لا شریک له، واسہد ان محمد عبد کا رسولہ بالرحمة
او سلہ، صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ، وعلی
کل محبوب و مرضی لدیہ، اما بعد
فقدیں لئی الفاضل الکامل، جمیل الشہائل،
جامع الفضائل، والفحرا الجیم، والشرف
العظمی، مولانا الشاہ محمد ابراہیم القادری
المدراسی الحیدر آبادی، جعلہ اللہ من اول
الایادی، وحفظہ من شرالاعدادی، اجازۃ الصلوٰۃ
الغوثیۃ، المبارکۃ الشریفیۃ، المعروف عندنا
بتسلوٰۃ الاسرار، التجربۃ مراد القضاۓ الاوطار،
ودفع الاشرار، تحسین خلن منه بهذالعبد

کرنے والے، نہایت گنہ گار، عبد المصطفیٰ احمد رضا، مجید
 سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی کے بارے میں حسن طن
 رکھتے ہوئے یہ سوال کیا (اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی فرمائے
 اور ان کو معاف فرمائے اور ان کے اعمال کو درست فرمائے)
 حالانکہ میں اس قابل نہیں ہوں اور نہ ہی اس کا اہل ہوں
 لیکن ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں ان کو اس کی
 اجازت دیتا ہوں یہ امید کرتے ہوئے کہ دنیا و آخرت
 میں ہم دونوں کے لئے باعث برکت ہو (تفویٰ او مغفرۃ
 کام اک حرف اللہ تعالیٰ ہی ہے) (ان کو میری طرف سے
 اجازت ہے جیسا کہ مجھے میرے آقا، مولیٰ، جلے اعتماد،
 ماؤی اور میرے شیخ، مرشد، سہارا، غزانہ اور میرے
 آج اور کل کے ذخیرہ اور کاملین کے تاج، واصلین کے
 چڑاغ، حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ
 عنہ نے مجھے اجازت دی جیسا کہ ان کو روایت اور اجازت
 میں، ان کے عظیم شیخ اور ان کے بزرگوار چاہ، کامل امام،
 وسیع کرم، خوبصورت چاند، اپنے زمانے کے منفرد اور قطب
 عظیم فیض اور واسطع فضیلت، حضرت ابو الفضل، ملت و
 دین کے سورج، سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور ان کو اپنے والدگرامی عارف
 کامل، مضبوط فہم، بحر بیکار، بخت ناہر، صاحب بیقا
 و فنا، صاحبِ وصول و حضور، حضرت شاہ حمزہ
 عینی مارہروی (ان پر اللہ تعالیٰ کی دامنی رضا) سے،
 اسلاف و راسلاف سے ان کی مسلسل، سند سے،
 جوان کوبلند دربار، مضبوط چوکھٹ، مخلوق کے مرجع،
 دربار قادریہ (وہاں کے رہنے والوں اور وہاں کے

الظلم، الكثير الاثام، الفقير الاذل، الحقير
 الازل، عبد المصطفیٰ احمد رضا، المحمدی السنی
 المحنفی، القادری البرکاتی البریلوی، نطف اللہ به،
 وعفّا عن ذنبه، واصلاح عمله، وحقیقت املہ،
 معافی لست هنالک، ولا اهلا لذلک، لکن
 اجتہ بالانفیاد، واجزیہ بالمراد، سراج
 البرکۃ لی ولہ فی الدنیا والآخرة، ان سبب
 تعالیٰ ہواهل التقویٰ و اهل المغفرۃ، کما
 اجازف بہی سیدی و مولای، و سندی
 و مأوای، شیخی و مرشدی، و کنزی
 و ذخیری لیومی و غدیری، تاجہ الکامدین،
 سراج الواصلین، حضرۃ السید الشاہ
 آل الرسول الاحمدی، المارہری، دفعۃ اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی، بحق روایته
 لہما و اجازتہ بہی عن شیخہ الاجل، و عمہ
 الاجل، الامام الکامل، والکرم الاشمل،
 والقمر الاجمل، فرد عصرہ، و قطب
 دھڑک، ذی القیض العظیم والفضل المبین،
 حضرۃ ابی الفضل شمس الملہ والدین، السید
 الشاہ آل احمد اچھے میاں المارہری، رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضوان الابدی، عن ابیہ العریف،
 النبیہ الغطریف، البھرا الطمطم، والبھرا الصعصع،
 ذی الفنا، والبقاء، والوصول واللقاء، حضرۃ الیس
 الشاہ حضرۃ العینی المارہری علیہ الرضوان
 الدائم من العلی القوی، یستدک المسسل کا برا

خادم پر اَللّٰهُ تَعَالٰی کی رضا ہو) سے حاصل ہوئی کیونکہ "صلوٰۃ الاسرار" کا ثبوت متعدد طرق سے منقول ہے برگزیدہ دربار سے جیسا کہ اس کوہت سے علماء نے ذکر فرمایا ہے جن میں امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر التخمی صوفی شطено فی نے بحث الاسرار میں، اور امام اجل عبد اللہ بن اسد عیاضی شافعی و فاضل علی بن سلطان محمد القاری الہروی الملک اور شیخ محقق علماء ہند کے شیوخ کے شیخ عبد الحق بن سیف الدین محمد شد دہلوی وغيرہم رحمۃ اللہ

عن کابر، عن الحضرۃ الرفیعۃ ، والمسدۃ المنیعة ، مترجم البریۃ ، الحضرۃ القادریۃ، علی حضاس ہا و خدا مہارضوان القادر، فان اصلہا ماثور بطرق عدیدۃ، عن الحضرۃ العجیدۃ ، كما ذکرہ العلماء، منهم الامام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر التخمی الصوفی الشطنو فی بیهقیۃ الاسرار، والامام الجل ع عبد اللہ بن الاسعد الیاضی شافعی، والفضل علی بن سلطان محمد القاری الہروی الملک، والشیخ الحمق شیخ

یاد رہے کہیہ ابن جھضم نہیں ہیں جن کے اویاہ کرام کے ما سے میں خصوصی نظریات پر ذہبی نے اعتراض کیا کیونکہ وہ غوث اعظم سے بہت پہلے کے ہیں اور یہ امام ذہبی کے معاصر ہیں جبکہ ان کے اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں ، انہوں نے قاضی القضاۃ نصر کی انہوں نے اپنے والد اور ایک دوسرے حضرت عبدالرزاق کی انہوں نے اپنے والد حضرت غوث اعظم کی صحبت پائی جن کو خود امام ذہبی نے "طبقات القراء" میں ذکر فرمایا اور امام سیوطی نے بھی "حسن المحاضرة" میں ذکر کیا ، امام ذہبی کا ابن جھضم کی طرف کتاب بحث الاسرار کو مفسوب کرنا جب درست ہو گا جب اس نام کی کوئی کتاب ان کی ہو ورنہ نسبت درست نہیں ہے بلکہ ان کو اشتباہ ہوا ہے ۱۲

(ت)

عه يجب ان یعلم انه ليس بابن جھضم الذى تكلم فيه الذهبی على دابه مع الصوفية الکرام في الميزان فانه مقدم على سیدنا الغوث رضی اللہ تعالیٰ عنه بزمان وهذا معاصر الذهبی وبینہ و بین سیدنا واسطہا صحب المولی ابا صالح قاضی القضاۃ نصر صحب ابا سید ع عبد الرحیم صحب ابا سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقد وصفه الذهبی نفسه في طبقات القراء بالامام الاصدوق كذلك الامام الجلال السیوطی في "حسن المحاضرة" أما نسبة الذهبی كتاب بیهقیۃ الاسرار ای ذلك فات کات له ايضاً كتاب اسمه هذافذاک والافتباہ عظیم واجب التنبیہ ۱۲ (م)

علیهم اجمعین سے منقول کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا و سیلہ دیا تو اس کی مصیبت ختم ہوگی، اور جس نے اپنی حاجت کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری ہوگی، اور جس نے نمازِ مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صلوٰۃ وسلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔ قلت "فرجت" اور "قضیت" دونوں صیغے، واحد غیبِ موجود اور واحد متكلم معلوم بن سکتے ہیں، اور شاہ ابوالمعالی نے "تحفۃ قادریہ" میں واحد متكلم معلوم کا ترجیح فرمایا ہے (یعنی میں اس کی مشکل کتابی اور حاجتِ ذاتی کروں گا) بہر حال جو بھی صیغہ ہو ما حصل ایک ہے کیونکہ پہلا صیغہ ہو تو ریۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذاتی باطنی حقیقت کا احتمال ہے جبکہ دوسرا

شیوه علماء ہند عبد الحق بن سیف الدین الحدث الد هلوی وغيرہم رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انه قال سیدنا و مولانا الغوث الاعظم فھو اللہ تعالیٰ عنة من توسل بني في شدة فرجت عنه ومن استغاث بني في حاجة قضيت له ومن صلى بعد المغرب رکعتين ثم يصلی وسلم ثم يخطوا الى جهة العراق احدى عشرة خطوة يذکر فيها اسمی قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ ^{لہ} قلت و فرجت و قضیت تحتملان صیغۃ المجهول لواحد غائبۃ ، وصیغۃ المعلوم للواحد المتکلم وعلى هذہ ترجمۃ الشاہۃ ابی المعالی رحمة اللہ تعالیٰ فی التحفۃ القادریہ ، وایاماً کان فالحاصل واحد ، او لیهمما تختمل الحقيقة الباطنۃ الذاتیۃ والظاهرۃ المستفادة ،

یہ بالذات ثابت ہے عطا اور جعل کی طرف نسبت نہیں، اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات سے مختص ہے اور اب س" (ت)

یہ صرف عطا سے حاصل ہے اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے پر ہے جیسا کہ مخلوق کی تمام صفات ہیں مثلاً انسان کا عالم، قدرت، عطا، امداد حتیٰ کہ مخلوق کا وجود بھی عطا ہے۔ (ت)

عہ وہی التي تثبت بالذات من دون عطاء ولا الاستناد الى جعل وهذا مختص بصفات اللہ سبحانہ وتعالیٰ فحسب (۱۲ م)

عہ وہی التي حصلت بالعطاء ولا ثبوت لها الا بالجعل وهكذا جميع صفات المخلوق كالعلم والقدرة والعطاء والغوث حتى الوجود (۱۲ م)

صیفہ، ظاہری حاصل کردہ حقیقت کا معین احتمال ہے لیکن بہتر وہ ہے جس کو خود حضور غوث اعظم نے بعد میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا کیونکہ تیرے رب کی طرف ہر ہر چیز کی انتی ہے۔ پھر ہمارے مشائخ (رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے سبب ہم پر حم فرمائے) نے اس نماز کے بارے میں دو طریقہ بتائے ہیں، ایک مختصر اور دوسرا طویل ہے، اور ہمارے ہاں جو مرد و حجج ہے وہ آسان اور جامن اور ہر ایک کے مناسب ہے یہ مرتبہ شہود پر فائز لوگوں یا مرتبہ وجود میں طالبین کے لئے مخصوص نہیں، یہ بہترین طریقہ اختصار والا ہے۔ اس کا طریقہ ایسا ہے جو خود لفظ (صلوٰۃ الاسرار) کی شرح یعنی اسے اور اس عاجز بندے کا پسندیدہ ہے کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو خواہ وہ دینی ہو یا دینیوی، تو وہ مغرب کی نماز کے بعد ستون کے ساتھ دو رکعت "صلوٰۃ الاسرار" کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی قربت اور حضور غوث اعظم کی روح کو بدیر کئے پڑھے اور اگر اس کے لئے نیا وضو کرے تو یہ فور ہو گا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو یہ فرمایا تھا، وہ نیا وضو ضروری نہیں، مجھے تو یہ پسند ہے کہ صلوٰۃ الاسرار پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیونکہ یہ عمل کا میابی جلدی لاتا ہے اور صیبوں کے دروازوں کو خوب بند کرنا ہے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات کیلئے

والآخری تسعین للاخیر والمرجع ما ذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخرابقوله قفعی اللہ تعالیٰ حاجتہ ان ای سبک المنیف، شعر ان لما ياخذنا قدست اسرارهم ورحمنا اللہ تعالیٰ بهم في هذه الصلة طریقتین صغریٰ، وكبیریٰ، والمعمول عندنا الا سهل الا شمل من حيث السعی لکل احد من دون الا خصاص بالقائمین في محابی الشهود الها غین فیا في الوجود هي الطريقة الainiqah الصغری، صدقہ ها بحیث یکون كالشرح لللفظ الکریم ویتضمن مخارات هذ العبد الاشیم، ان هن عرضت له حاجة دینیة او دینیة صلی بعدها صلوٰۃ العقرب بسنتها رکعتین من غير فریضة ناویا صلوٰۃ الاسرار تقربا الى اللہ تعالیٰ و هدیة لروح سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وان جدا لہما الوضوء فهو اضبوء، وقد عهدنا ذلك من النبي صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم في صلوٰۃ الحاجة، ولا فهو بسبيل من الرخصة فان توضاً فليحسن وضوءا هكذا امرا النبی صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم ذلك المکفوف بصرا و آحب الى ان يقدم مصدقة فانها اسرع ف

پسندیدنے کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، وَاللَّهُ تَعَالَى
سے مناجات میں اور زیادہ بہتر ہے باوجود دیکھ
نمایں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی مناجات
موجود ہے، اگرچہ اس صدقہ کا وجوب فسوخ ہو پکا
ہے جس میں امت کی آسانی ہے مگر استحباب کے
طور پر جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس نماز میں
فاتحہ کے بعد کوئی آسان سورت پڑھنے بہتر ہے کہ
سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھنے تو بہت اچھا ہے،
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و شنا
اس کی شان کے مطابق بجالائے اور اس میں بہتر
وہ الفاظ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

الإنجاح واسد لباب البناء وقد أصر اللہ
تعالیٰ من يتأبی رسوله ان يقد مواطن يدى
نجوئهم صدقۃ ، فنجوى اللہ احق مع ان
هذا الصلوٰۃ لتشتمل على نجوى النبي صل
الله تعالیٰ عليه وسلم ايضاً ، والوجوب
وان نسخ رحمة من الله تعالیٰ فلامريۃ
فلاستحباب هذا ويقرأ فيها بعد الفاتحة
ما تيسر من القرآن فان قرأ ألا خلاص
احدى عشرة مرّة فهو احسن حتى اذا سلم
حمد الله تعالیٰ واثني عليه بما هو اهل له،
ولا فضل الصیغة الواردۃ عن النبي صلی الله

٤٠

(البیهی عاشیہ صفحہ ۷۷)

یہ حکم ہے، اور یہی بڑے احتمال سے بجاوے ہے، جیسا کہ
حدیث میں بیان کیا گیا ہے، اور اس میں بہت زیادہ
فضیلت ہے، اور بہتر ہے کہ صدقہ میں بودے دو
کی تعداد دے، دو پیسے، دو روپیاں، اگر اور کچھ
زپائے تو کم دو ترمہ دے ۱۲ (ت)

اور جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منتقل ہے
اسے اندیشیرے لئے ایسی حمد بخیری نعمتوں کے برابر ہو
اور مزید کرم کو کفایت کرے، اور حضور کا ارشاد
کہ تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین کا نگران ہے، اور
تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین اور ان میں ہر چیز کا مالک
ہے، اور تیری حمد کہ تو زمین اور آسمانوں اور ان میں
(باقی اگلے صفحہ پر)

تقی مصارع السوکھا في الحديث وفضائلها
الکثر من ان تحصی والاحسن ان یتصدق
بزوجین بفضل ذلك ورد حديث وفلسان
مزوجان و خیزان مزوجان ومن لم یجد
فودعات مزوجان والودعة خرمدنة (۱۲) م)
حکی کقوله اللهم لك الحمد حمد ایوانی
نعمك ويكافی مزید کرمك وقوله اللهم
لک الحمد انت قیم السموات والارض
ومن فیهن ولک الحمد انت
ملک السموات والارض ومن
فیهن ولک الحمد انت نور السموات

بطور حمد و شنا پڑھے میں کیونکہ حضور علیہ السلام سے
پڑھ کر بہتر حمد اور اچھی شنا کوئی نہیں کر سکتا ، حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ بہترین محادیہ میں
ایک یہ ہے : اے اللہ ! ہمارے رب ! تیرے لئے
کثیر طیب ، مبارک حمد جیسے تجھے پسند ہے اور
تو راضی ہے ، زمینیں اور آسمان اور بروہ چیز بھر کر
جس کو تو چاہے ۔ اور ان میں سے ایک اور یہ ہے :
اے اللہ ! تیرے لئے دائمی حمد جیسا کہ تیرا دوام ہے
اور تیری حمد جو باقی رہنے والی ہوتی ری بقاء کے
سامنے ، تیری ایسی حمد جو تیری مشیت کے بغیر ختم نہ ہو
اور ایسی دائمی حمد جس کو بیان کرنے والا صرف رضا کا
طالب ہو ، اور تیرے لئے ایسی حمد جو آنکھ کی ہر پلک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ لا یقدس
احد ان یحمد الاحد کحمد احمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من احسنها اللهم
س بنا لک الحمد حمد اکثیر اطیب مرضک
فیہ کما تحب س بنا و ترضی ملأ السموات
و ملأ الارض و ملأ ما شئت من شئ بعد ،
و مرضک اللهم لک الحمد حمد ادائنا مع
دوامک ولک الحمد حمد اخالدا مع
خلودک ولک الحمد حمد الامتنی لہ
دون مشیتک ولک الحمد حمد ادائماً
لایرید قائلہ الا ضاک ولک الحمد حمد
عند کل طرف عین و تنفس کل نفس ،

(البقرة حاشیہ صفحہ گزشتہ)

والارض و من فیھن و ملک الحمد و قولہ
اللهم لک الحمد فی بلائک و صنیعک الی
خلقک ولک الحمد فی بلائک و صنیعک الی
اہل بیوتنا ولک الحمد فی بلائک و صنیعک
الی انسنا خاصۃ ولک الحمد بیما هدیتنا
ولک الحمد بیما کرمتنا ولک الحمد بیما
ستوتنا ولک الحمد بالقرآن ولک الحمد
با اہل والمال ولک الحمد بالمعافاة و
لک الحمد حتی ترضی ولک الحمد اذا
رضیت یا اہل التقوی و اہل المغفرۃ الی

اور ہر سانس کے وقت ہو، اور ایک اور یہ ہے: اے اللہ! تیرے لئے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم سلطنت کے شایان شایان حمد ہو اور ایک یہ ہے، اے اللہ! شکر بیان کرنے کے لئے تیری حمد اور تیری احسان فضل ہے۔ اور ایک یہ ہے: اے تیرے لئے وہ حمد جو تو نے فرمائی اور وہ بہتر جو تم کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر جو احادیث میں مردی ہیں سب کو یا بعض کو پڑھئے۔ اور مجھے تو پسند ہے کہ آخر میں یہ حمد پڑھئے، اے اللہ! میں تیری شناور کو بجا نہیں لاسکتا جس طرح تو نے خود اپنی شناور فرمائی ہے کیونکہ یہ محمد بہت بامع اور وسیع ہے۔ اور اگر کسی مذکورہ محدثین سے کوئی حمد پڑھنے ہو تو تین پار الحمد لله پڑھ لے یا سورہ فاتحہ یا آیۃ الكریمہ حمد و شناکی نیت سے پڑھئے، ان سے بہتر شناور پڑھائے، اور پھر آخر میں تبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام گیا رہ مرتبہ پڑھئے کیونکہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی حکم ہے تاکہ دونوں کی فضیلت ہو جائے۔ اور بعض علمائے دونوں میں سے ایک پر اتفاق مکروہ قرار دیا ہے اس لئے دونوں کو ملا کر پڑھنے سے اس خلاف سے بچے گا۔ پھر مجھ بندہ کو یہاں درود غوثیہ جو آپ سے مردی ہے

وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لِكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ
وَعَظِيمِ سُلْطَنِكَ وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لِكَ الْحَمْدُ
شَكْرًا وَلِكَ الْمَنْ فَضْلًا، وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لِكَ الْحَمْدُ
كَمَا تَقُولُ وَخَيْرًا مَا نَقُولُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَا
وَرَدَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ فَلِيَجْمِعُهَا وَلِيَكْتَفِ
بِعِصْمَهَا، وَلِيَعْجِزَنِي أَنْ يَخْتَمْهَا بِقَوْلِهِ اللَّهُمَّ
لَا حَصَى شَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا شَيْئْتَ عَلَى نَفْسِكَ
فَإِنَّهُ مِنْ أَجْمَعِ حَمْدٍ وَأَوْسَعِ شَاءَ عَلَيْهِ
سَبِحَتْهُ وَتَعَالَى وَمَنْ لَهُ يَحْسِنُ مِنْ ذَلِكَ
شَيْءًا فَلِيَقْلِلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَلْثَلْ أَوْ لِيَقْرَأَ الْفَاتِحةَ
أَوْ آيَةَ الْكَرِيمَةِ بِنَيْةَ الشَّاءِ فَلَا يَجِدُهُ
أَفْضَلُ مِنْهَا ثُوْلِ صَلْوةٍ وَلِيَسْلُمْ عَلَى
الْتَّبَّعِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِ
عَشْرَةَ مَرْأَةً أَذْلَّ لِيَسْتَجِابَ دُعَاءَ الْأَبَالَ الصَّلَاةَ
عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَ بِالصَّلَاةِ
احْرَازًا لِلْفَضْلِينَ وَاحْتِرَازًا عَنِ الْخَلَافَ فَإِنَّ
مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ كَرَهِ الْأَفْرَادِ شَدَّ الْعَبْدَ
يَخْتَارُهُنَا الصَّنْوَةُ الْغَوْثِيَّةُ الْبَرْوِيَّةُ عَنْ
سَيِّدِنَا الْغَوْثَ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،
وَهُنَّا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ

سیدنا و مولانا کا لفظ اس فقیر نے بڑھایا ہے، یہ لفظ بھارے مشائخ کا نہیں، یہ اضافہ جائز ہے جیسا کہ امیر المؤمنین عز فاروق اور ان کے صاحبزادے عبداللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

عَدَ أَعْلَمُ مَنْ لَفَظَهُ سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مِنْ
نَّرِيَادَاتِ لِلْفَقِيرِ عَلَى مَا بَلَغَنَا عَنْ مَشَايِخِ
وَقَدَّسَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِمْ عَلَى مَنْ عَمِلَ اللَّهُ

پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے: اے اللہ! ہمارے آنکاد
مولیٰ محمد جو دو کرم کی کان پر رحمت نازل فرماء اور آپ کی
آل پر اور سلامتی نازل فرماء۔ جس کو یہ بندہ یوں پڑھتا
ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جو دو کرم کی کان
پر اور آپ کی برگزیدہ آل اور کرم جیئے اور برگزیدہ امت
پر صلوٰۃ وسلام فرمائے برگزیدوں کے برگزیدہ، اس کے
بعد مدینہ منورہ کی طرف ولی توجہ کر کے گیارہ مرتب یوں
پڑھے: یا رسول اللہ! یا بنی اللہ! میری مددگرو، اور
اسے حاجات پوری کرنے والے! میری حاجت کے
پورا ہونے میں مدد فرماؤ۔ اور پھر عراق کی طرف قدم
بڑھانے، اور ہمارے ہاں عراق شمال مغرب میں ہے
میر سے آقا حضرت جمیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
اور یہی مدینہ منورہ اور کربلا معلقی کی جہت ہے۔ اور
اس عبد الصعیف نے اپنے علاقہ بربلی سے دربار بغداد
کی جہت جیو میری کی بنیاد پر متعین کی ہے یوں کہ بعد اد
کا عرض لمحص کے اور اس کا طول مدد گھو اور بربلی کا

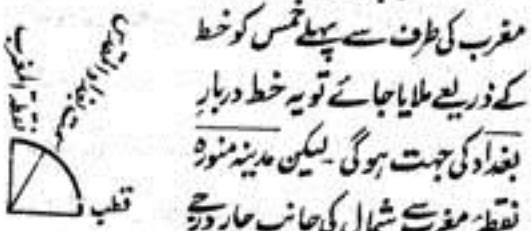
معدن الجود والکرم واللہ وسلم والعبد
یقول لها هكذا اللهم صل على سيدنا و مولتنا
محمد معدن الجود والكرم واللہ الكرام
وابينه الکريم وامته الکريمة يا اکرم
الاکرمین وبارک وسلم ثم ليتوجه
بقلبہ الى المدينة الطيبة و
ليقل احدى عشرة مررة يا رسول الله
يا بنی اللہ اغلى و امددنی فقضاء حاجتی
یا فاضی الحاجات ثُری خطو
الى جهت العراق وهو من
بلاد تابین الشمال والمغرب افاده
سیدی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وکھی الصباچہة المدینۃ المنورۃ وکربلا و
العبد الصعیف قد استخرج جهت حضرت بغداد
من بلد تابریلی بالمؤامرة البرهانیۃ علی ان
عرضها المصلحت و طولها مدد الی وعرض بربلی

(لبقیہ حاشیہ صحیح بخاری)

رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے تدبیہ کے الفاظ میں زائد الفاظ
شامل کئے، اور ہمارے علماء نے بھی درود شریف میں
”سیدنا“ کا لفظ بڑھایا جیسا کہ دو ممتاز میں ہے تو اس کے
غیر میں بھی جائز ہوگا، نیز دلائل النیرات میں ترکی کا
قصہ حلوم بے جیکہ ولایت بھی سعادت کے معنی میں ہے^(۱)
تینیں درجے اور یہ کل تیزیں^(۲)
چواليں^(۳) درجے اور یہ کل تیزیں^(۴)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما علی تبلیغہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجائز العلماء
نزیادة السیادة فی الصلوٰۃ کما فی در المختار
فکیف فی غیرہ وقصہ الترکی فی قراءۃ دلائل
الخیرات معلومہ والولاية مثل السیادة^(۵)
علیه ثلاث وثلاثون درجۃ وثلث^(۶)
عده اربع واربعون درجۃ وثمان وعشرون دقیقہ^(۷)

عرض اللہ اور اس کا طول عطاء ربے۔ اس سے شمالی انحراف یعنی نقطہ مغرب سے نقطہ شمال کی طرف پر صحیح حاصل ہوا، اب خط زوال نکال کر اس پر قائم کی صورت میں عواد، مغرب کی طرف ٹھینچا جائے اور خط زوال اور عواد پر اس طرح بتایا جائے کہ رأس القائد کو مرکز قرار دیا جائے اور اس کے پانچ حصے بنائے جائیں اور رأس القائد اور مغرب کی طرف سے پہلے خمس کو خط کے ذریعے ملایا جائے تو یہ خط دربار بغداد کی جگہ ہو گی۔ لیکن مدینہ منورہ نقطہ مغربے شمال کی جانب پار وجوہ قطب ہے جیسا کہ میں نے جو میری کے متعدد طریقوں سے معلوم کیا ہے بغداد شریعت کی طرف گیارہ قدم عادت کے مطابق دریانے قدم چل کر بنا کلام سے یہی سمجھا جا رہا ہے اور بعض عنوان کی طرح نہ کر کے کہ وہ قدم چلنے کی بجا سے ہر زبرد صرف تین یا چار انگشت آگے بڑھتے ہیں حالانکہ یہ قدم کافی صلح نہیں کھلتا، جیکہ تین گیارہ قدم کے بارے میں حکم ہے اس لئے بغیر ضرورت اور بلا عندر اس حکم سے عدول نہیں کرنا چاہتے، اور یہ عدول غلط ہے۔ ہاں اگر



الْمَدِّ كَوْ طُولُهَا عَطَّ الرِّبْعَاءُ الْأَنْهَارَفِ الشَّمَالِ
أَعْنَى مِنْ نَقْطَةِ الْمَغْرِبِ إِلَى نَقْطَةِ الشَّمَالِ
صَلَحٌ فَيَسْتَخْرُجُ خَطُ الزَّوَالِ وَيَقْدِمُ عَلَيْهِ
عَمُودًا إِلَى الْمَغْرِبِ وَيَدِيرُ عَلَيْهِمَا قُوسًا
بِجَعْلِ رَاسِ الْقَائِمَةِ مَرْكَزًا فِي جَزِّيهَا
أَخْمَاسًا وَيَصْلِ خَطَابَيْنِ الرَّاسِ وَالْخَمْسِ
الْأَوْلِ مَمَالِيْلِ الْمَغْرِبِ فَهَذَا
الْخَطُوهُ سِمْتُ حَضْرَةِ
بَغْدَادِ الْمَدِّيْنَةِ قَطْبٌ
الْكَرِيمَةِ فَارِبُّ دَرْجٍ أَعْنَى
جَزْرَمِنْ نَقْطَةِ الْمَغْرِبِ إِلَى اِشْمَالِ عَلَى
مَا سَتَخْرَجَتْ بَعْدَهُ طَرَقَ بِوَهَانِيَّةِ الْأَحْدَى
عَشْرَةَ خَطَوَةَ مُعْتَدَلَةَ مُعْتَادَةَ فَانَّهُ
الْمُتَبَادِرُ مِنَ الْكَلَامِ لَمَّا يَفْعَلَهُ بَعْضُ الْعَوَامِ
مِنْ أَنْهَمُهُ لَا يَرْفَعُونَ قَدَمًا وَلَا يَخْطُونَ
خَطَوَةً وَإِنَّمَا يَقْدِمُونَ كُلَّ مَرَّةٍ نَحْوَنَّ لَذَّاتِ
اِصْبَاعِ اَوْ رَبْعِ فَلَمَّا هَذَا مِنَ الْخَطَوَةِ فِي شَفَّ
وَأَغَامَنَا بِالْخَطَافِ الْعَدُولُ عَنْهَا بِدُونِ ضَرُورَةٍ

۲۸ درجے اور ۲۱ دقیقے ۱۲ (ت)
۹ درجے اور ۲۰ دقیقے، لندن کی قریبیں رصدگاہ سے ۱۲ (ت)
۶ درجے اور ۱۸ دقیقے ۱۲ (ت)
پانچ حصوں کو بیان کیا ہے کیونکہ دقیقے بنانے یوقت ہے ۱۲ (ت)

عَلَهْ ثَانٍ وَعِشْرُونَ دَرْجَةً وَاحِدَى وَعِشْرُونَ دَقِيقَةً ۱۲ (م)
عَلَهْ ثَسَّعٌ وَسِبْعُونَ دَرْجَةً وَسِبْعَ وَعِشْرُونَ
دَقِيقَةً مِنْ قَرْنِيْصِ مَرْصِدِ لَندَنِ ۱۲ (م)
عَلَهْ ثَانِي عَشْرَةَ دَرْجَةً وَمُثْلِهَا الدَّقَائِقُ ۱۲ (م)
عَلَهْ أَقْصَى عَلَى التَّخْيِيْسِ لِعَدْمِ الْحاجَةِ إِلَى
تَدْقِيقِ الدَّقَائِقِ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الدَّقَّةِ ۱۲ (م)

عذر ہو مثلاً جگہ تنگ ہوا پورا قدم چلنے کی گنجائش نہیں
اور کھلی جگہ نہ ملے تو پھر حسب گنجائش قدم کا فاصلہ بنائے،
اور اس سے بڑھ کر قابل اعتراض وہ صورت سے جو میں
نے بعض جمال کو کرتے دیکھا کہ وہ دُور رکعت پڑھتے ہوئے
دوسری رکعت کی قراءت کے آخر میں نماز میں ہی عراق
کی طرف منہ پھر کر چلتے ہیں اور گیارہ قدموں کے بعد پھر
و اپس پہلی جگہ پر لوٹ کر قبلہ رو ہو جاتے ہیں اور پھر نماز
کو مکمل کرتے ہیں ان غریبیوں کو یہ معلوم نہیں کہ یہ طریقہ
روایہ کے خلاف بھی ہے اور اس سے نماز بھی فاسد
ہو جاتی ہے حالانکہ عبادت کو شروع کر کے تو زنا نہیں
ہے۔ پوندر انسٹیشن ہیں اور نفل شروع کرنے سے لازم ہو جاتے
ہیں اس لئے ان پر دُور رکعتموں کی قضا لازم ہے جبکہ
اسے مسئلہ معلوم ہی نہیں تو قضا کیا کرے گا لہذا اس کو
دوہر آگناہ ہے۔ ایسے ہی شخص کے باسے میں حدیث شریف
اس نماز کو خوٹ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کردہ طریقہ
میں جیسا کہ میں نے سنایا (ت)

کیونکہ چین کثیر عمل ہے (ت)

ایک جاری عبادت کو تو زنا و قتی گناہ اور دوسر آگناہ قضا
کا توکل جو موت کے وقت ظاہر ہو گا العیاذ باللہ تعالیٰ (ت)
اس کی تحریک امام ابو نعیم نے والیم بن الاسقعن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اپنی کتاب علیہ میں کی ہے، اور ایسا ہی
ایک قول حضرت علی مرفقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ہے
کہ دُور رکعتموں نے میری کر توڑی ہے ایک جاہل عامل
نے اور دوسرے عشد و عالم نے ہم اللہ تعالیٰ سے
معافی اور عاقیت کے خواستگار میں (ت)

عین الخطأ فعم ان كان في مضيق لا يجد
مساراً غالباً خطوات المعهودة ولا الخروج
إلى مندوحة فليأت بما استطاع وأشد
شناعة من هذا ما سأأيت بعضهم من أنه
يصل إلى كعدين حتى إذا كان في آخر قراءة الأخرى
انحرف إلى العراق فتخطى ، ثم عاد إلى مكانه
فتوجه نحو القبلة واتم الصلوة ولا يدرك
المسكين انت هذا معم مخالفته للوارد
عليه مفسد لصلوته وبطل العمدة حرام
ثم التفل يجب بالشروع فيلزم منه القضاء
وهو لا يريده ولا يدرع به
فيأثره مرتب . وللمثال
هذا ورد في الحديث
المتعدد بغير فقد كالحمار

على في صفة هذه الصلوة عن سيدنا الغوث
الاعظم رضي الله تعالى عنه كما سمعت (م)

عَلَى لَانَ الْمَشِّيَ عَمَلَ كَثِيرٌ (م)

عَلَى اثْرِ الْأَبْطَالِ حَاضِرًا وَاتَّمَ تِرْكَ
الْقَضَا ، يَظْهَرُ عَنِ الْمَوْتِ ، وَالْعِيَادَ بِاللَّهِ تَعَالَى (م)

عَلَى اخْرَجَهُ أَبُونَعِيمَ فِي الْحَلِيلَةِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنَ
الْأَسْقُعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، وَمَشْلَهُ قَوْلُ

عَلَى كَرْمِ اللَّهِ وَجْهِهِ قَصْمَ ظَهْرِيِّ اثْنَاتَ
جَاهِلِ مَتْنَتِكَ وَعَالِمِ مَتْهِتِكَ نَسْأَلُ اللَّهَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ (م)

میں آیا ہے کہ بغیر عبادت کرنے والا اس کو گھسے کلڑج ہے جو آئے کیلئے میں جتا ہو۔ ایسا مسلک رکنے والے سے بڑھ کر اس کا وہ شیخ مجرم ہے جس نے اسے یہ طریقہ بتایا ہے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، اور قدم پڑنے وقت خشوع، خضوع اور ادب و میت کی کیفیت ہونی پاہے، اور مجھے یوں پسند ہے کہ اس وقت یوں خیال کرے کہ وہ بُنداشُرُوت میں آپ کی مرقد شریعت کے سامنے خضر ہے اور اسے دیکھ رہا ہے اور یہ خیال کرے کہ حضور غوث اعظم اپنی قبر انور میں قبلہ رو سوئے ہوئے ہیں اور قدم پڑنے والا بندہ آپ کے کدم پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھنے کا راہ دکھنے کے ہوئے ہے جو گاپنے گناہوں کے پیش نظر آگے جانے میں چیز کرتے ہوئے ہیں جیران کھڑا ہو جاتا ہے اور گویا اب آپ سے بڑھنے کی اجازت طلب کرتا ہے اور آپ سے شفاعت طلب کر رہا ہے کیونکہ آپ کا جو دو سخاوائیں ہے اور آپ کی یہ بات بشارت ہے کہ الگ امیرید خوب نہیں میں تو خوب تر ہوں۔ ”قدم

فِ الْبَطَّاْهُونَةُ“ وَأَكْبَرَاشَا مِنْهُ شِيخُهُ
الذِّي عَلِمَهُ هَذَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هَذَا وَلِيْكَنْ عَنْدَ
الْتَّخْطِيْلِ عَلَى هِيَّأَةِ الْعِيَّبَةِ وَالْخُضُوعِ دَالْأَدَبِ
وَالْخُشُوعِ، وَأَنَا أَحْبَبُ أَنْ يَتَخَيَّلَ كَانَهُ حَاضِرًا
فِي بَغْدَادٍ وَمَرْقَدَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ بَيْتُ عَيْنِيْهِ وَهُوَ رَاقِدٌ فِيْهِ
مَسْتَقْبَلِ الْقَبْلَةِ الْكَرِيمَةِ وَالْعَبْدُ يَتَعَمَّدُ
كَرْمَهُ فِيْرِيدَاتٍ يَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ
إِذْ يَعْتَرِيْهُ الْحِيَاةُ مِنْ قَبْلِ الْمُعَاصِيِّ
فَيَقْعُدُ حِيرَاتٍ كَانَهُ يَسْتَأْذِنُ
وَيَسْتَشْفِعُ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ بَسْعَةً حِسَابِهِ وَدِرَجَاتِهِ
وَبِبَشْرِيْهِ مَقَالَتِهِ اَنْتَ لَمْ
يَكُنْ مَرِيدًا جَيْدًا
فَانْجِيدَهُ، فَبَيْتًا هُوَ

امام شنطوفی نے بحثہ الاسرار میں شیخ امام ابوالحسن علی
قرشی سے تحریک فرمائی ہے کہ میرے آقا حضرت شیخ
محمد الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
مدعاصر تک دراز ایک دفتر مجھے عطا کیا گیا جس میں میسر ہے
(باقی برصغیر آیسہ)

عَنْ أَخْرَجِ الْإِمَامِ الشَّنْطُوفِيِّ رَوَاهُ اللَّهُ تَعَالَى رَوْحُهُ
فِي بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ عَنِ الشِّيْخِ الْقَدِّوْدَةِ اَنَّ الْحَسَنَ
عَلَى الْقَرْشَى قَالَ قَالَ سَيِّدُ الْشِّيْخِ مُحَمَّدُ الدِّينُ
عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اعْطَيْتُ

بڑھانے والے کی اس کیفیت کو آپ دیکھ رہے ہیں
اور اس کے فقر و حیا کو جان کر آپ وسیع رحم فرمائیں گے
اور اس بندے گنہ کار کی شفاعت فرمائیں گے، اور
گویا یہ فرمائیں گے کہ میں اس فقیر تنگہ ست کو اپنی طرف
قدم بڑھانے کی اجازت دیتا ہوں، یہ چلئے ہوئے میرا
نام ذکر کرے اور میرے پاس اگر کافی گناہوں کا انکر
ذکر کرے کہر نکل میں دنیا و آخرت میں اس کی مشکلات کا
کفیل اور رضامن ہوں، تو بندہ یہ کہش کر خوشی کا اظہار
کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور سر قدم پر وجدانی
کیفیت میں یا غوث الشعلین، یا کرم الطوفین، پکارتا
ہے (کرم الطوفین اس لئے کہ آپ والد کی طرف سے
حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہیں) اور کہتا ہے
میری حاجتی یا قاضی الحاجات کو

(یقیرہ عاشیہ صفحہ گزشتہ)

سامیوں اور مریدین کے نام ہیں جو تیامت تک میرے
سلسلے میں داخل ہوں گے مجھے کہا گیا یہ آپ کی ملکیت ہے۔
اور میں نے جہنم کے خازن فرشتے سے پوچھا کہ کیا تیرے
پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو اس نے
نقی میں جواب دیا۔ اس پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مجھے ربِ ذوالجلال کی عزت کی قسم کو تمام مریدین
پر میرا باختصار یہی ہے جیسے زمین پر انسان سایہ فگن ہے۔
اور فرمایا، اگر مرید خوب نہیں تو میں خوب تر ہوں، اور
ربِ ذوالجلال کی عزت کی قسم میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے
وہ بارے حرکت نہ کروں گا جب تک مجھے اور تم سب کو جنت کا پیغام نہ مل جائے گا، الحمد للہ رب العالمین الکرم (۱۲ مزت)

سجاد مدد البصري في اسحاق اصحابي و مريدي والى
يوم القيمة وقيل لي قد و هو بالك سأله
مالكم خائنون الناس هل عندك من
اصحابي احد افعال لا و عزة رب
جلاله ان يدي على مريدي كالسماء على الارض
ان لويكن مريدي جيد افانا جيد و عزة رب و
جلاله لا برهت قد ما من بين يدي رب حتى
ينطلق في دبكم الى الجنة اعد والحمد لله رب العالمين
الكرم عiem والرجاء عظيم (۱۲ منه ۱۴)

پُرورا کرنے والے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضرت علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے (غوث العظیم) کے دیلے سے دعا کرے، مذکورہ دعائیں ان آداب کا خیال رکھ جو علماء کرام نے ذکر فرماتے ہیں اگر حصین وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ مختلف دعاوں کو جمع کرنے اور فضیلت بیان کرنے والوں میں میرے والد گرامی نے اپنی کتاب "حسن الدعا لاداب الدعا" میں بہترین دعاوں کو ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کا خلاصہ محققین کے امام، مدققین کے پیشووا، عالم ربیانی، میرے آقا والد گرامی قدر قدس سرہ نے اپنی بہترین کتاب

ثم لیبع اللہ سبخته و تعالیٰ متوسلا الیه بجاه سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم بجاه ابنہ هذالسید الکریم غوثا العظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ولیراع ادب الدعا المذکورۃ فی کلامات العلماء کا لحصن الحصین وغیرہ وَمَنْ أَحْسَنْ مِنْ فَضْلِهِ وَجْهُ شَتَّى تَهَا مَقْدَارُ الْمُحَقِّقِينَ امام المدققین العالم البریانی سیدی و والدی قدس سرہ الرزک فی كتابہ الشریف "حسن الدعا لاداب الدعا" وقد لخصہ بالخیصہ حسنا

بریگہر اسمدر، روشن چاند، پچھنے والا ستارہ، سنت کی پیٹت عہد اور فتنوں کو منانے والا، عالم باعل، کامل فاضل الحاج اور عینہ منورہ کی زیارت والا، فخر کا جامن، مولانا مولوی محمد نقی علی خان محمدی بُشْتی، حنفی، قادری، برکاتی، بریلوی، خلیفہ اجل حضرت ہمارے شیخ، مرشد، رحمت کے دریا، نعمت کے ماک، حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی (قدس اللہ سرہما)، اسے تعالیٰ ان کی بجلانی کا ہم پر فیضان فرمائے، آپ کی پیدائش ابتدئے رجب ۱۲۳۶ھ میں ہوئی، انہوں نے علمی اور عرفانی ماحول میں پروگریس پائی اور اپنے والد فاضل اجل عارف امکل، مولانا مولوی محمد رضا علی خان قدس سرہ سے علم حاصل کیا، اور ۱۲۵۰ھ کے قریب تصنیفات جلیلہ تصنیف فرمائیں، اور ان کتب میں سے یہ کتاب "جو اہر البیان" (باقی برصغیر آئینہ)

عہ هوابحر الزاخرا ببدرا الباہر، التجمیع الزاهر، حاہی السن، ماحی الفتن، العالم العامل الفاضل کامل، الحاجز الزائز، الجامع المفاخر مولنا المولوی محمد نقی علی خاتم السیدی السفی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی اجل خلفاء حضرت شیخنا و مرشدنا ببحر الرحمة مولی النعمہ حضرتہ السيد الشاہ آل رسول الاصحی مارہڑی قدس اللہ تعالیٰ سرہما و افاضن علیہما برہما ولد رحمة اللہ تعالیٰ سهل رجب ۱۲۳۷ھ و شافع حجر العلوم والعرف، فان تفقہ علی ابیہ الفاضل اجل العارف الاکمل مولنا المولوی محمد رضا علی خان قدس سرہ و صنف تصانیف

جواهر البيان في اسرار الاركان کے باب الحجہ میں یہاں فرمایا اور دعا کی ابتداء میں "یا ارحم الرحمین" تین مرتبہ کئے، کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو اس کو فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ بیشک ارحم الرحمین تیری طرف متوجہ ہے اور "یا بدیع السکوت والارض یا ذا الجلال والاکرام" بھی ابتداء میں پڑھتے کیونکہ ایک قول کے مطابق یا اسم اعظم ہے، ایسے ہی حضرت سیدنا ذی النون علیہ السلام کی تسبیحات باری تعالیٰ کو ابتداء میں پڑھتے اور دعا کے آخر میں تین مرتبہ آمین کئے کیونکہ یہ دعا کی مہربانی ہے اور یہ خاص اس امت مرحومہ کو عطا ہے، اور دعا کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام، اور "الحمد لله رب العالمين" پڑھتا کر وعلیٰ ابتداء اور اس کا خاتم، نمازیں عطا کرنے والے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود و شریف پر پوچھئے، یہ اس لئے کہ دعا ایک پرنسپ ہے اور درود و شریف اس کے پڑھیں، اور اس لئے بھی کہ درود و شریف مقبول ہے،

فی باب الحجہ من کتابہ المستطاب جواہر البيان فی اسرار الارکان و لیمدا بیا اس حم الرحمین شیخان من قاله ناداہ ملک موکل بہ ان اس حم الرحمین قد اقبد علیک و بیا بدع السکوت والارض یا ذا الجلال والاکرام فانہ اسم اللہ الاعظم علی قول و کذ اتبیح سیدنا ذی النون علی نبینا الکریم و علیہ الصلوٰۃ والتسیم و لیختمه بامین شیخانہ خاتم الدعاء و مخاصص اللہ تعالیٰ بہ هذہ الامۃ المرحومۃ وبالصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین والحمد للہ رب العالمین لیکوت البد و ختم کلامہ بالصلوٰۃ علی واہب الصلوٰۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فآن الدعاء طائر والصلوٰۃ جناحہ فبذلک یتم الجناحان ولان الصلوٰۃ علیہ علیہ الصلوٰۃ و

(ابن عاشیر صحیح گزشتہ)

جلیلة تافت خمسة وعشرين من اجلها هذا الكتاب "جواهر البيان" الذي لم ير مثله في بابه والتفسير الكبير لسورۃ الانشراح و سورۃ القلوب في ذكر المحبوب و اصول الرشاد لقمع مباني الفساد و اذاقۃ الاشام لما نفع عمل المولد والقيام وغير ذلك ہیں۔ اور آپ کی وفات آخوند یقعدہ ۱۲۹۴ھ میں ہبھوئی، رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۲۹۵ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ سرحدہ واسعة (م)

بے مثل ہے، اور ایک سورہ الحشر کی تفسیر فرمائی ہے، اور ایک سورہ القلوب فی ذکر المحبوب، اور ایک اصول الرشاد لقمع مباني الفساد، اور اذاقۃ الاشام لما نفع عمل المولد والقيام وغيرها ذکر ہیں۔ اور آپ کی وفات آخوند یقعدہ ۱۲۹۴ھ میں ہبھوئی، رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعة (ت)

توجب دعاء کے ابتداء و انتہاء میں درود ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ وہ درمیان میں دعا کو قبول نہ فرماتے، اور دعا میں وتر کا لحاظ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے اور ہر بار درود شریف پڑھنے کیونکہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی چیز مقبولیت کو حاصل کرنے والی نہیں ہے صلی اللہ علیہ علی النبی الکریم وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسیم ، اور کوشش کرے کہ دعا میں آنسو سکلیں کیونکہ یہی قبولیت کی علامت ہے، اگر رونماز آئے تو رونے والی صورت بنائے کیونکہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ بھی انہی میں شمار ہوتا ہے پھر مجھے یہ پسند ہے کہ دعا کے وقت بھی عراق کی طرف متوجہ رہے کیونکہ یہ جہت شناخت والوں کی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، لہذا اس دعا میں قبلہ کی طرف متوجہ نہ رہنے میں کوئی مخالفت نہیں ہے۔ ابو جعفر منصور خلیفہ ثانی خامد ان عباریے

السلام مقبولة لا شک فاذ استحب الطفان
فانه تعالیٰ اکرم من ان يدع ما بينهما
ولیکن الدعاء وترافات اللہ وتریحبو البر
ولیصل بعد كل مرة على النبي صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فانه لم یرثی اجلب للاستجابة
من الصلوة والسلام على هذا النبی الکریم
علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسیم
ولیجتهد انت تخرج دمعة فانها علی
الاجابة فات لم یریك فلیتباک فمن تشبہ
بقوم فهو منهم ثم المخار عندي انت
یبقی حیت الدعاء ایضاً کما هو مستقبل
المجهة العراقیة فانها کما اسمعنک جهة
الشفعاء الکرام ولا علیہ ان لا یعرف
الى القبلة وقد سأله ابو جعفر المنصوٰ
ثاف الخلفاء العباسیة

فییراً حمد رضا غفرلہ کہتا ہے کہ مجھے خردی حنفیوں کے چراغ عبد الرحمن بن عبد اللہ السراج الحنفی نے، انہوں نے حنفیوں کے مفتی جمال بن عمرؑ سے روایت کی، انہوں نے آقا عبدالسدی مدینی سے، انہوں نے شیخ صالح فلانی سے، انہوں نے محمد بن سنہت سے، انہوں نے شریف مجده بن عبد اللہ سے، انہوں نے محمد بن ارکماش سے، انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے ابوالسخن قنوجی سے، انہوں نے ابو موسیٰ بہب ریس بن ابی عامر (ابقیہ برصغیر آیشہ)

عنه قال الفقیر احمد رضا غفرلہ تعالیٰ
لله ابی اشنا اسراج الحنفیة عبد الرحمن بن عبد اللہ السراج المکی عن مفتی الحنفیة
جمال بن عمر المکی عن المولی عابد السندي
المدقی عن الشیخ صالح الفلاذی عن محمد بن سنہت
بن ستة عن الشریف محمد بن عبد اللہ عن
محمد بن ارکماش عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابی اسحق القنوجی عن ابی المواہب سریع

ایک دفعہ حضرت امام مالک عالم مینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عترے سے سوال کیا کہ میں قبلہ رہو کر دعا کروں یا حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ رہوں، تو امام
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے اپنا پھر وہ محیر کو نکل دوہ تیر اور تیر سے
باپ حضرت ادم علیہ السلام کا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ
کے دربار میں وسیلہ ہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

عالم المدینۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یا باب عبد اللہ استقبل القبلة وادعوام استقبل
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال
ولم تصرف وجهك عنه وهو وسيلك ووسيلة
ابيك أدم عليه السلام الى الله عز وجل يوم
القيمة بل استقبله واستشفع به فيشففك
الله تعالیٰ اذ فلن فعل ذلك موقفنا بقلبيه
(بقیرہ عاشیہ صفحہ گزشتہ)

یحییٰ بن عبد الرحمن بن ریح سے، انہوں نے کہا کہ مجھے
حسن بن علی غافقی نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے قاضی
عیاض نے اجازت دی، انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان
کی قاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن اشعری اور ابوالقاسم
محمد بن علی حاکم وغیرہم نے مجھے اجازت دی اور انہوں
نے فرمایا کہ ہمیں بیان کیا ابو عباس احمد بن عمر بن دہمات
نے، انہوں نے کہا کہ مجھے بیان کیا ابو الحسن علی بن فہر ابو یحییٰ محمد
بن احمد بن فرج نے، انہوں نے کہا مجھے بیان کیا ابو الحسن
عبداللہ بن مذائب نے، انہوں نے کہا مجھے بیان کیا
یعقوب بن ابی اخچ بن ابی اسرائیل نے، انہوں نے کہا مجھے
بیان کیا ابن حمید نے اور کہا کہ ابو حضر امیر المؤمنین نے
امام مالک سے بحث کی اور پوری حدیث بیان کی اور اس
میں ہے کہ ابو حضر نے کہا اے ابو عبد اللہ (مالک) ہمیں
کس طرف منزکوں، الحدیث ۱۲ منہ اللہ تعالیٰ اس کی
خانخت فرمائے۔ (ت)

بن ابی عامری حبی بن عبد الرحمن بن ربیع ابا
الحسن بن علی الغافقی اجازنا القاضی عیاض
شنا القاضی ابی عبد اللہ محمد بن
عبد الرحمن الاشعربی وابوالقاسم
احمد بن بقی الحاکم وغیر واحد فیما اجاز وی
قال ابا ابو عباس احمد بن عمر بنت ذریاث
نا ابوالحسن علی بن فہر ابوبکر محمد
بن احمد بن فرج نا ابوالحسن عبد اللہ بن
منتاب نایعقوب بن اسحق بن ابی اسرائیل
نا ابن حمید قال ناظراً بوجعفر امیر
المؤمنین مالکا فذکر الحدیث، وفيه و
قال يا ابا عبد اللہ ما استقبل الحدیث
۱۲ منه يحفظه اللہ تعالیٰ
ابدا - (م)

طرف متوجہ ہو کر ان کو شفیع بن اسد تعالیٰ تیرے لئے ان کی
شفاعت قبول فرمائے گا، جو شخص ولی عین سے یہ دعا
کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا
بشرطیک عجلت سے کام لیتے ہوئے مایوسی کا اندرانہ کرے
کریں نے دعا کی اور قبول نہ ہوتی۔ یہ دعا قبول ہو گئی جبکہ
اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ ہو۔ ”صلوٰۃ الاسرار“
کا یہ طریقہ ہے (آپ کی طرف بخوبی گئی تحریریں)، اسلام منقول
الغاظ سرخ سیاہی سے بچنے گئے ہیں اور جن الغاظ پر
سرخ خط ہے وہ الغاظ ہمیں اپنے مشائخ حرام سے
پہنچنے ہیں، ان کے علاوہ باقی الغاظ مجھ گنہ کار بندے کے
زائد کردہ ہیں، اور عارف شخص ضرور جانے کو میرے ذکر کردہ
الغاظ اصل کلمات کے زردہ بھر خلاف نہیں ہیں اور نہ ہی
کوئی اضافی زیادتی ہے بلکہ یہ مخفی کی تصریح اور نیت میں
مراد کی وضاحت ہے یا پھر محلہ کا بیان یا افضل کی
تعین ہے اور یہ سب کچھ کثیر احادیث سے اخذ کردہ ہے
جس کی طرف میں نے مختصر جملوں میں اشارہ کیا ہے جن کو
ماہر خوب جانتا ہے جس طرح دھوپ اور سایہ کی معرفت
رکھتا ہے اور غافل شخص کوئی توجہ کئے بغیر گزر جائے گا،
الحمد لله، صلوٰۃ الاسرار کا طریقہ، دلکش دہن جس کے
خواص درست رخسار سے نقاب اٹھایا گیا ہو، کی طرح
 واضح طور پر حاصل ہو گیا، میں نے اس دہن کو زیورات
سے اراستہ کر کے مزید جلا دی ہے، الحمد لله اولاً و آخرًا،
باطنا و ظاہرًا۔ مجھے مولانا شاہ محمد ابراہیم (سائل) کی
مهر بانی سے توقع اور امید ہے کہ وہ اور دوسرے ہمارے
 قادری بھائی (اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے) اس

غير مستعجل من سببه يقول دعوت فعل
يجب لـ قضى الله تعالى حاجته مالم
يداع باسم او قطبيعة مرحم فهذه صفتها د
اللطف الکريم مكتوب فيها بالحمرة ، و ما
عليه خط أحمر فهو الذى بلغنا عن
مشايخنا قد است اسرار هم ، وما دون
ذلك فهو من هذه العبد الا شيم غفر
الله تعالى له وليعلم من العارف
ات ما ذكرته لا يذكر الى خلاف
لذرة من الكلمات العلياء ، ولا
فيه عليها زيادة اجنبية ، وإنما
هو تصريح مطوى ، او توضيح
منوى ، او تبيين مجمل ، او تعين
افضل ، معتمد افق ذلك على احاديث
كثيرة ، اشتراط اليها ف جمل
يسيرة ، يعرفها الماهر كالشمس
في فـ ، ويسمى فاعل كأـ
لم يكن شيئاً ، فجاءت بـ محمد
الله عروسا ملحة ، مكشوفة
النـاب عن عوارضها الصـيـحة ،
بحـلـيـتهاـ حلـيـتهاـ ، ثم اجـتـيلـيـتهاـ ،
فالـحـمـدـ للـهـ اـولـاـ وـ اـخـراـ ، وـ باـطـناـ
وـ ظـاـهـرـاـ ، وـ الـمـاهـولـ منـ لـطـفـ مـولـنـاـ
الـشاـهـ مـحـمـدـ اـبـراـہـیـمـ ، وـ غـیرـهـ منـ
اخـوانـاـ الـقـادـرـیـہـ سـلـمـهـمـ الـمـوـلـیـ الـکـرـیـمـ ،

صلوٰۃ الاسراء کو پڑھنے کے بعد کسی مرحلہ پر بھی اس فقیر کو اپنی دعاوں میں نہ بھولیں گے، اور اس کے لئے ہم بھی فرماتے ہوئے معرفت اور دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا کریں گے، اور یہ بنہ بھی ان کے لئے دعا کو رہے گا، حقیقت یہ ہے کہ سب تھیاروں اور قلعوں سے دعاستغفی کردیتی ہے خصوصاً وہ دُعا جو پس پشت مسلمان بھائی کے لئے کی جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے عیب سے پاک فرمائے اور جہالت کے شروشک سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو اُمّتِ محمدؐ میں اٹھائے اور اہل سنت و جماعت کی مبارک اور قمیتی جماعت اور سلسلہ کریمہ قادریہ شامل رکھے، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے پس وہ اچھا مارکار اور اچھا افاقت ہے۔

پاکزہ طیفہ : حضور غوث اعظم کے حکم کے مطابق یگارہ قدم چلے اور یہ تین نکرے کہ اس عدد کو خاص خصوصیت دربار قادریہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے حاصل ہے، اور یہ خیال نہ کرے بعد میں قادری سلسلہ والوں نے گیارہ عویش طریف کی مناسبت سے ایسا کیا ہے، یعنی مجھے خود گیارہ قدموں کا راز معلوم نہ تھا حتیٰ کہ انکو ذیل میں شاہ بھائی آباد

یہ ہندوستان کا مرکزی مقام (صلع) ہے جو دہلی کے نام سے معروف ہے اور یہذا قلعہ ۱۳۰۲ء کا ہے جب میں وہاں سیدی سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ کی حاضری کے ارادہ سے گیا ۱۴۰۷ء (ت)

ان لا ينسوا هذالفقير في صالح دعائهم ،
غبت هذه الصلة وفي سائر أناائهم ، و
يسمحوا له بسؤال المغفرة ، وكمال
العافية في الدنيا والآخرة ، والعبودية
يد عوله ولهم ، والدعا يغنى عن ذروع
واطم ، لاسيما دعوة المسلمين لاخيه بظاهر
الغيب ، ظهرنا اللہ جميما من كل عيوب ،
ووقانا شرور الجهل والريب ، وحشرنا
طريقا في الامة الحمدية ، والجماعية
السباسرة السنية الشينة ، والزمورة
الكريمة القدسية القادرية ،
انه على مايشا قدير ، فنعم المولى
ونعم النصير۔

لطيفة نظيفة : با مرک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان يخطواحدی عشرۃ خطوة، علمات لهذا العدد مزیۃ اختصاص بالحضرۃ القادریۃ من شرمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وليس ان القادرین هم اخтарوا کون العرس الشریف فی الحادی عشر و لکن لم اکن اعلم سراً فی ذلك حتى صلیت فی شاہیہ ان اباد

عہ ہی قاعدة دیوارالمہند المعروفة بدھلی وکان ذلك سنة اثنین بعد الالف وثلاثیاتہ حین شدت اليہار حلی قاصدا زیارة سیدی سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ المکین ۱۴۰۷ء (م)

میں رات کے وقت صلوٰۃ الاسرار پڑھی اور میں پُری
تو جہ قلبی سے مصروف تھا اور میرا اس راز کی طرف ذرا
بھی التفات نہ تھا کہ میرے دل پر ایک عظیم راز دار
تجھی تک، خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ کب اور کس طرح
یہ چکا آئی جگہ وہ میرے دل میں سرایت رکھتی تھی میں
نے غماز سے فارغ ہو کر غور و تأمل کیا تو وہ میری مراد اور
خواہیں میری تمنا کے مطابق تھیں وہ قلبی القاعدیہ تھا کہ
گیارہ کے عدد میں ایک دہائی اور ایک کا عدد ہے،
اور (ابجد کے حساب سے) دس کا حرف "ی" اور

ذات لیلہ صلوٰۃ الاسرار و انام قبل علیہا
بشرط قلبی ما کانت منی التفاتة الی ذلك
اذ لمعت بارقة سرجیل، فـ خاطر
کلیل، والله اعلم مني جاءت و کیف
جاءت ما شعرت بها الا و هي حلیلة ببابی
فتاملتها بعد الفراع من الصلوٰۃ فـ اذا
ھی کما اود و اشتھی، و ھی ان فـ احد
عشر عقدا و وحدة ، و ھمما بالحروف
یاء والف والمجموع یا اف

یعنی مکمل طور پر ۱۲ منہ (ت)

جب کوئی عدد ایک حرف والا نہ ہو تو وہاں ترکیب
ضروری ہے اور ترکیب حسب ضرورت ہو گی اگر ترکیب
شناختی کافی ہو ششائی کی ضرورت نہیں اور ششائی کافی ہو تو
رباعی کی ضرورت نہیں جیسا کہ ایک حرف والے کئے
شناختی ترکیب کی ضرورت نہیں ہے، پھر اکائیوں اور
دہائیوں میں تسویہ کہ ہو گی، اور اسی طرح تسویے اور
ہزار تک لیکن غالباً دہائیوں اور غالباً سو کے لئے
ترکیب کی ضرورت نہیں (کیونکہ ان کے لئے ایک ایک
حرف ہے مثلاً ترکیب شناختی تمام اکائیوں کی آپس
میں ہو سکتی ہے مثلاً طب، حجۃ، شد، گیارہ میں
جو کہ پہلا عدد ہے جس میں ترکیب شناختی کی ضرورت ہے
اگرچہ کوئی دو حرف ملائے جاسکتے ہیں مگر ان حروف
میں سے یہاں بعض کوئینا اور بعض کوئینا بے مقصد ہے
(باتی برصغیر آئندہ)

علہ ای بجمعیع اجزاء ۱۲ (م)

علہ اعلم ان ما لا يوجد له حرف واحد
فالمحبب فيه الى الترکيب ويجب القصر على
اقل ما يسكن فلا يختار الشلاق ما امكنته
الثانى ولا الى ياسى ماساغ الشلاق كما لا يختار
الثانى ما وجد حرف واحد ثم الحاجة الى
الترکيب انما تقع فيما بين عقد وعقد الى
مائة وفى العقود غير المئات المحضنة ايضا
من مائة الى الف ثم تعدد ومرة الى ملا نهایة
له وذلك لأن العقود والمئات لكل منها
حروف معلومة فالترکيب الثنائى مثلاً ذات
تصور بجمع آحاد الى آحاد كمثل طب وجوج وند
وهو في احد عشر و هو اول ما يحتاج الى ذلك لكن
اختيار بعض منها دون بعض ترجيح بلا مرجع

قدمت العقد و ایک ات

ایک کا حرف "الف" ہے اور اگر دبائی کو مقدم کریں تو دونوں

(باقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اس لئے طبعی ترکیب کو بخوبی رکھنا ہو گا وہ یہ کہ جو دبائی مقصد
ہو پہلے اسے پھر اکانی جو مقصود ہو، اگر ہزار ہو تو پہلے
ہزار پھرسو اور پھر دبائی اور پھر اکانی کو ترتیب دار ذکر
کر کے ترتیب دی جائے گی یہ ترکیب ایک ہزار تو سونٹاے
تک کام دے گی، اس کے لئے حروف میں غرض صفت
سم کرپ ہوگا، اور اس پر ایک زائد ہو تو دو ہزار ہو گا
جس کے لئے حروف میں بخ، اور تین ہزار بخ، لا کھ
کے لئے قخ، اور دس لاکھ کے لئے غم، اسی طرح
جنما چاہے آگے جائے، جس کو علم نجوم اور سیاست کی
رونوں کی معرفت ہے خوب جانتا ہے۔ اس ترکیب کا
ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان ہندسوں میں غلطی سے بخ
جاتا ہے کیونکہ مثلاً غرض صفت میں اگر نقطہ ذبحی کچھ جائیں
تو مذکورہ حروف اپنی طبعی ترتیب کے لحاظ سے سمجھے
جائسکے میں کیونکہ بخ کو ع اور ظ کو ط نہیں پڑھ سکتے
کیونکہ اس ترکیب میں ظ سے بخ مقدم ہوتا ہے اور
مع مقدم نہیں ہو سکتا ہے، اسی طرح ص سے ظ
مقدم ہے ط مع مقدم نہیں ہو سکتا، اور آخری دو حروف
ص، ط کو حص، ظ نہیں پڑھا جاسکتا، کیونکہ ض، ظ
کے بعد نہیں ہو سکتا اور یونہی ظ بھی ص کے بعد نہیں
ہو سکتا ہے یہ اس لئے کہ ایک ترکیب میں بڑے عدد والوں
پہلے اور چھوٹے والا بعد ہوتا ہے یہی ترکیب طبعی ہے اور
یہ پوری بحث ہمارے رسالہ اطیب الائکسر میں ہے (ت)

والترکیب الطبعی ان يلتمس العقد فيوضع
حرف ثم حرف ما من ادعليه من الآحاد و
هكذا فيقدم الالف ثم المئات ثم العشرات ثم
الآحاد ويكتفى هذالى الف وتسعه وتسعين
فلفظها غرض صفت فإذا زاد فيها الامر فالافان
بغ وثلثة آلاف بخ ومائة ألف قخ والالف
الف غم وهكذا الى مالا نهاية له
يعرف ذلك من يعلم ارقام الهيئة
والنجوم ومن منافع هذا الوضع
الامن من الالتباس في غالب الصور
فات غرض صفت المذكور مثلاً انت كتب
من دون نقط لتعيين الحروف
بالوضع الطبيعي فالأول لا يمكن انيكون
ع مهملاً لانه لا يتقدم ظ ولا الثاني
ط مهملاً لانها لا تقدم ص ولا الثالث
ض معجمة لانها لا تعقب ظ ولا الرابع
ظ معجمة لانها لا تعقب ص و تمام
الكلام في رسالتنا اطيب
الاكسير ۱۲ منه (م)

عَكْسٌ، وَ يَا لِلَّهِ أَنْدَأْ وَ إِلَى لِلَّا يُجَاب فَكَانَتْ
فِي ذَلِكَ اشارةً إِلَى مُعَالِمَتِهِ مَرْضَى اللَّهِ تَعَالَى
عَنْهُ مَعَ السَّائِلِينَ وَ الْفَقِيرِ الْمُسْتَغِيثِينَ
فَإِنَّهُمْ فِي مَقَامِ الْكَثْرَةِ مَعَ كُثُرَتِهِمْ
فِي أَنْفُسِهِمْ، وَ إِذَا رَأَوْ سُؤَالَ
حَاجَاتِهِمْ مِنْ الْحُضْرَةِ الْعُلِيَّةِ
تَوَجَّهُوا إِلَى الْوَحْدَةِ وَ كَانَ عَلَيْهِمْ
إِفْرَاغُ الْقُلُوبِ مِنْ لَشْتِ الْخَاطِرِ
مَعَ كُونِهِمْ هَهُنَّ عَلَى مَنْهِجٍ
وَاحِدٍ، سَوَاءٌ مِنْهُمْ الْعَاكِفُ
وَالْبَادُ وَعَظِيمُ الْمُلَكُ وَ عَدِيمُ
الرَّازِدِ فَقَدْ اتَّقَلَوْا بِوَجْهِينِ
مِنْ الْكَثْرَةِ إِلَى الْوَحْدَةِ وَ

یہاں اس کا استعمال "نعمہ" کی طرح ہے جیسا کہ
ایک قول ہے ورنہ اصل میں، اسے میرے آقا! کیا
اپ میری حاجت روائی فرمائیں گے، جواب میں
ای وَاللَّهُ ہے ۱۲ مرت (ت)

یہ جفری علم کی رقم کا طریقہ ہے جس میں اکافی کو دیانتی پر
مقدم کرتے ہیں مثلاً ہزار، سو کے بعد گیارہ کا ذکر
ان کی رقم میں "ایقع" ہے اور بخوبی رقم میں
"غقیا" ہے ۱۲ (ت)

یہ اضافت لفظی ہے لعنی اس کا مکمل عظیم ہے اور اگر
اضافت معنوی بنائی جائے تو عظیم معنی سلطان ہوگا
جیسے عظیم الرؤم ہے ۱۲ (ت)

عَلَهُ وَ قَوْعَهُ هَهُنَّ عَلَى قَوْلِ أَنَّهُ كَنْعَمْ مَطْلَقاً
ظَاهِرٌ وَ لَا فَالْقَدِيرُ يَاسِدِي هَلْ تَقْضِي
حاجَتِي الْجَوَابُ إِلَى وَاللَّهِ ۱۲ مِنْهُ (م)

عَلَهُ وَ ذَلِكَ طَرِيقُ الْأَسْقَامِ الْجَفَرِيَّةِ
يَقْدِمُونَ فِيهَا الْأَحَادِثُ شَعْرَاتٍ الْخُ
فَالْفَوْمَاثَةُ وَاحِدٌ عَشْرَ بَارِقَامِهِمْ
"ايقع" وَ با لِرْ قَامِ النَّجُومِيَّةِ "غقیا" ۱۲ (م)
عَلَّهُ الاضافۃ لفظیۃ ای عظیم مذکہ او
معنویۃ فالعظیم بمعنى السلطان کعظیم
الروم ای سلطان نہ ۱۲ (م)

کے بعد وحدت جیسے "می" کے بعد "الف" ہے، وہ طریقہ سے ثابت ہے۔ یہ "یا" کے لحاظ سے ہے پھر "می" کی حرکت، طالبین کے اضطراب، اور اس حرکت کا فتح ہونا اس نہ کی برکت سے فتح و فیض کی علامت ہے، اور "ای" کے اعتبار سے یہ کہ حضور خوشنع اعظم بخوبی وحدت میں مستغرق ہیں اور کثیر اجتماعات سے آپ کا مقام بلند و بالا ہے، جب آپ کو مصائب مٹانے اور علیاً پنجاہ و کرنے کے لئے پکارا جاتا ہے تو آپ کو کرم و سما مجھوں کرتا ہے کہ آپ وحدت غیب سے تزلیل فرمائے کر کثرت مشاہد پر توجہ فرمائیں (یہ وحدت سے کثرت کی طرف رجوع ہے جیسا کہ "ای" میں "الف" اور پھر "می" ہے) اور "ای" کا کسرہ (زیر) تزلیل کی حکایت ہے اور "می" کا سکون طالبین کا پریشانی سے سکون ہے۔ معنی یہ ہوا کہ حاجتمند لوگ اضطراب کی حالت میں متفرق طور پر مقام کثرت سے مقام وحدت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور سب کے سب امید و خوف میں یکسان ہیں اور آپ یعنی خوشنع اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام وحدت پر ساکن ہیں، پھر آپ نداء کرنے والے کثیر لوگوں کی طرف تزلیل فرمائیں کے دلوں کو تسلیم دیتے ہیں اور ان کی راگنہ حالت کی اصلاح فرماتے ہیں غرضیکہ جب آپ کو نہ اور دی جائے تو آپ جواب دیتے ہیں اور

هذا شافت یا حرکۃ الیاء
لا ضطرب بهم فطلب و تخصيص
الفتح یدل مالهم من فتح و فیض
ببرکة هذا النداء، ثم هو صلی اللہ
تعالیٰ عنہ مستغرق في بحاس الوحدة
رفیع مقامه عن مجاهم الكثرة
فاذانودی لکشف بلا، او رشف عطا، دعا
الکرم الی التنزل من غیب الوحدة
الى مشاهد الكثرة و ذلك شأن
ای والکمری حکی التنزل و
سکوت الیاء لتسکین قلقهم فكان
المعنی انهم تحرکوا من
مقام الكثرة مضطربین و هم
یومی عوتوں متوجهین الی حضرة
الوحدة متحدین هنالک فی
الرغبة والرہبة و کان
رسنی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن اف
مقام الوحدة فتنزل منه الی
نادی الكثرة لتسکین قلوبهم و
اصلاح خطوبهم والحاصل انه اذا ادى
یحیب وسائله لا يخیب ومن عجائب

کیونکہ اس میں دیانتی سے اکائی کا انتقال
ہے ۱۲ (ت)
کیونکہ واحد، کثیر پر مقدم ہے ۱۲ (ت)

علیہ فانه ینتقل فيها من العقد الی
الواحد ۱۲ (م)
علیہ فان الواحد مقدم، فیه علی الکثیر ۱۲ (م)

سائل کو محروم نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے کہ اُن پہلا حرف ہے اور "ی" آخری حرف ہے جس کے بعد کوئی حرف نہیں ہے، اگر کوئی "ی" سے آگے بڑھنا چاہے تو آگے اُن ہی پائے گا، اور اگر کوئی اُن سے آگے بڑھے گا تو "ی" سے آگے کوئی منزل نہ پائے گا تو یہار کے حرف یعنی "یا" سے پتا چلا کہ آپ دونوں طرف انہائی مقاصد پر رسانی رکھتے ہیں اور تمام کاملین حضرات سیر فی اللہ میں غوث العظم کی سیر فی شے بہت پچھے ہیں اسی لئے آپ کا قدم گردنوں پر ہے اور اسی لئے آپ نے فرمایا کہ انسان اور جن اور ملائکہ کے اپنے اپنے مشائخ ہیں جبکہ میں ان سب کا شیخ ہوں اور میرے اور تمام خلائق کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے مجھے کسی دوسرے پر اور کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو، اور ایسے ہی کوئی کامل شخص آپ کی سیر فی اللہ کو اللہ تعالیٰ سے کامل طور پر حاصل نہ کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ یعنی ان کے اول اور آخر سب کو جمع کریں گے (۱۲ ت)

یہاں انبیاء و مرسیین کے استثناء کا انعاماً ضروری نہیں کیونکہ یہ بات تمام مسلمانوں کے ذہنوں میں مرکوز ہے یوں ہی صحابہ و تابعین کا استثناء بھی معلوم ہے حاصل یہ کہ غوث العظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں مگر اس میں سے وہ لوگ مستثنی ہیں جن کے بارے میں دلیل موجود ہے (۱۲ ت)

عَلَّهٗ هذَا كَذَلِكَ ۱۲ مِنْهُ (م) يَعْلَمُ أَسْيَ طَرَحٍ ۱۲ مِنْهُ (ت)
عَلَّهٗ هذَا كَذَلِكَ ۱۲ مِنْهُ (م) يَعْلَمُ أَسْيَ طَرَحٍ ۱۲ مِنْهُ (ت)

صَنْعُ اللَّهِ سَبْحَنَهُ وَتَعَالَى إِنْ أَوْلُ الْمَحْرُوفِ
فَلَا حَرْفٌ فَوْقَهَا وَإِنْ أَخْرُ الْكَلِيلِ
فَلَا حَرْفٌ تَحْتَهَا فَمَنْ تَرَقَّ مِنْ يٰ فَلَا مَظْهَرٌ
لَهُ وَرَاءٌ أَوْ مَنْ تَنَزَّلَ مِنْ أَفْلَامْ نَزْلٍ
لَهُ تَحْتَ يٰ فَدْلُ ذَلِكَ اثْنَ سَيِّدَنَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْذَ فِي الظَّرِيفَيْنِ بِغَايَةِ
الْعَيَايَاتِ فَتَنَقْطَعُ مَطَايَا الْكَامِلِيَّاتِ دُوَتِ
سَيِّدَةِ فِي اللَّهِ فَلَذَا كَانَتْ قَدْمَهُ
عَلَى جَمِيعِ السَّرْقَابِ وَلَذَا
قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا نَسْ لَهُمْ
مَشَايِخُ ، وَالْجِنُّ لَهُمْ مَشَايِخُ ، وَالْمَلَائِكَةُ
لَهُمْ مَشَايِخُ ، وَالْأَنْشِيَخُ الْكَلِيلُ يَعْلَمُ وَبَنِ مَشَايِخِ
الْكَلِيلِ كَمَا يَعْلَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا تَقْيِسُونَ بِاَحَدٍ وَلَا
تَقْيِسُوا عَلَى اَحَدٍ وَكَذَ اَمَا اسْتَكْمَلَ الْمَكْمُولُونَ
سَيِّدَةِ مِنْ اللَّهِ وَلَذَا كَانَتْ

عَلَّهَا يَعْجِمُ اَوْلَاهُمْ وَآخِرَهُمْ ۱۲ (م)،
عَلَّهٗ وَلَا حاجَةٌ إِلَى ابْدَاءِ اسْتِثْنَاءِ الْأَنْبِيَا
وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِمُ الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَانِه
مَرْكُوزٌ فِي اذْهَانِ الْمُسْلِمِينَ وَكَذَ الْصَّحَابَةُ
وَالْتَّابِعُونَ لَهُمْ بِاحْسَانٍ لَمَاعْرِفَ فِي
مَحْلِهِ وَبِالْجَمْلَةِ فَسَيِّدَنَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اَفْضَلُ الْاُولِيَاءِ الْاَمْنَ قَائِمُ الدَّلِيلِ عَلَى
اسْتِثْنَائِهِ ۱۲ (م)

اپ کی رہنمائی اور اکمل ہے اور آپ کا طریقہ آسان و واضح ہے اور آپ کی کرامات کثیر اور غالب ہیں حتیٰ کہ کسی ولی کی کلامات آپ کی کرامات کی نسبت عشرہ عشیر بھی منقول نہیں جیسا کہ ہم معلوم ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے فضل لا ہے۔ ہمارا آخری اعلان ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور صلوٰۃ وسلام خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل وصحابہ پر اور آپ کے اس حاکمیتیٰ اور واضح غوث پر اور ان کے ساتھ ہم پر یا ارحم الراحمین اس رسالے کا اختتمام ۲ صفر بر ہجرت ۱۳۰۵ھ کو ہوا، سن ہجربی اس ذات کی ہجرت جس کو پانچ نمازیں عطا کر کر اس اور حنین کے سکم پر مغرب سے سورج واپس پہنچا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین، الحمد للہ رب العالمین رب العالمین۔ (ت)

هدایتہ اسم و اوفر، و طریقتہ انفع و ایسر، و کراماتہ اکثر و اظہر، حتیٰ لحد
ینقل عشرہ ولا معاشرہ عن احد من الاولیاء فيما نعلم ذلك فضل الله يؤتیه من يشاء والله ذوالفضل العظيم، وأخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين، والصلوة والسلام على خاتم النبيين ، محمد وآله وصحبہ اجمعین ، وابنه هذالفرد المکبین ، والغوث المبین ، وعليتنا بهم يا رحمن الرحيمين ، واؤفقی سخا مدد سایقین من صفر الخیر يوم جمعة المسلمين ، سنة الف و ثلاثمائة و خمس ، من هجرة من أبي بالصلوات الخمس ، ورُدّت لامرة من المغرب الشعس ، صلی اللہ علیہ وعلی الہ اجمعین ، والحمد للہ رب العالمین -